



[shariatkhuda.org](http://shariatkhuda.org)

## ضمیمہ 7b: طلاق نامہ – حقائق اور غلط فہمیاں

یہ صفحہ اُن ازدواجی بندھنوں کی سلسلہ وار تحریروں کا حصہ ہے جنہیں خدا قبول کرتا ہے، اور اس کی ترتیب یہ ہے:

1. ضمیمہ 7a: کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں: وہ ازدواجی بندھن جو خدا قبول کرتا ہے
2. ضمیمہ 7b: طلاق نامہ – حقائق اور غلط فہمیاں (موجودہ صفحہ)
3. ضمیمہ 7c: مرقس ۱۱:۱۰-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات
4. ضمیمہ 7d: سوال و جواب – کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں

بائبل میں مذکور ”طلاق نامہ“ کو اکثر اس طرح غلط سمجھا جاتا ہے جیسے یہ شادیاں توڑنے اور نئی شادیاں کرنے کے لیے الہی اجازت ہو۔ یہ مضمون استثنا (Deuteronomy) ۲۴:۱-۴ میں [סֵפֶר כְּרִיתוֹת (sefer keritut)] اور متی ۵:۳۱ میں [βιβλίον ἀποστασίου (biblión apostasíou)] کے حقیقی معنی واضح کرتا ہے اور اُن جھوٹی تعلیمات کی تردید کرتا ہے جو یہ اشارہ دیتی ہیں کہ رخصت کی گئی عورت نئی شادی کے لیے آزاد ہو جاتی ہے۔ صحیفے کی بنیاد پر ہم دکھاتے ہیں کہ یہ عمل – جسے موسیٰ نے انسانوں کے دلوں کی سختی کے باعث برداشت کیا – کبھی بھی خدا کا حکم نہ تھا۔ یہ تجزیہ واضح کرتا ہے کہ خدا کے نزدیک شادی ایک روحانی بندھن ہے جو عورت کو اُس کے شوہر کے ساتھ اُس کی موت تک باندھتا ہے، اور ”طلاق نامہ“ اس بندھن کو توڑتا نہیں؛ جب تک شوہر زندہ ہے عورت بندھی رہتی ہے۔

## سوال: بائبل میں ذکر کیا گیا طلاق نامہ کیا ہے؟

**جواب:** یہ بات صاف ہو کہ اکثر یہودی اور مسیحی پیشواؤں کی تعلیم کے برعکس، اس طرح کے “طلاق نامہ” کے بارے میں کوئی الٰہی ہدایت موجود نہیں — چہ جائیکہ یہ خیال کہ جس عورت کو یہ دیا جائے وہ نئی شادی کے لیے آزاد ہو جاتی ہے۔

موسیٰ نے “طلاق نامہ” کا ذکر صرف استثنا ۱:۲۴-۴ میں ایک مثال کے حصے کے طور پر کیا ہے تاکہ اُس عبارت کے اصل حکم تک رہنمائی کی جائے: **اگر پہلی بیوی کسی دوسرے مرد کے ساتھ رہ چکی ہو تو پہلا شوہر اُس کے ساتھ دوبارہ ہم بستر نہ ہو** (دیکھیے یرمیاہ ۱:۳)۔ ضمنی طور پر، پہلا شوہر اُسے واپس تو لا سکتا تھا — لیکن اُس کے ساتھ پھر تعلق نہیں رکھ سکتا تھا، جیسا کہ ہم داؤد اور اُن رکھیلوں کے معاملے میں دیکھتے ہیں جن کی حرمت اِسلوم نے پامال کی تھی (دوم سموئیل ۳:۲۰)۔

سب سے بڑی دلیل کہ موسیٰ محض ایک صورتِ حال بیان کر رہے ہیں، متن میں حرفِ ربط **כי**، “اگر” کی تکرار ہے: **اگر** کوئی مرد بیوی لے... **اگر** اسے اُس میں کوئی بے حیائی [פְּרִיָּה, **اِروہ**، “تنگیائی/بے پردگی”] نظر آئے... **اگر** دوسرا شوہر مر جائے... موسیٰ ایک ممکنہ منظرنامہ خطیبانہ انداز میں تعمیر کرتے ہیں۔

یسوع نے واضح کیا کہ موسیٰ نے **طلاق کو منع** نہیں کیا، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عبارت کوئی باقاعدہ اجازت نامہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کہیں بھی موسیٰ طلاق کی **اجازت** نہیں دیتے؛ انہوں نے صرف لوگوں کے دلوں کی سختی کے پیش نظر ایک غیر فعال رویہ اختیار کیا — ایک ایسے قوم کے لیے جو لگ بھگ ۴۰۰ برس کی غلامی سے ابھی نکلی تھی۔

استثنا ۲۴ کی یہ غلط فہمی بہت پرانی ہے۔ یسوع کے زمانے میں بھی **بی بیلیل** اور اُن کے پیروکاروں نے اسی عبارت سے وہ بات نکالی جو وہاں ہے ہی نہیں: کہ مرد “کسی بھی وجہ” سے اپنی بیوی کو رخصت کر سکتا ہے۔ (عبرانی “**פְּרִיָּה** کا “کسی بھی وجہ” سے کیا تعلق؟)

تب یسوع نے ان غلطیوں کی اصلاح کی:

1. انہوں نے زور دیا کہ **πορνεία - porneía** — “کچھ بے حیائی/ناجائز پن” واحد قابلِ قبول وجہ ہے۔
2. انہوں نے واضح کیا کہ موسیٰ نے اسرائیلی مردوں کے دلوں کی سختی کے سبب اُن کے عورتوں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کو بس برداشت کیا تھا۔
3. پہاڑی وعظ میں “طلاق نامہ” کا ذکر کرتے ہوئے اور “لیکن میں تم سے کہتا ہوں” کہہ کر یسوع نے روحوں کی جدائی کے لیے اس قانونی وسیلے کے استعمال کو منع کر دیا (متی ۵:۳۱-۳۲)۔

**نوٹ:** یونانی لفظ **πορνεία - porneía** - عبرانی **פְּרִיָּה (ervah)** کے مساوی ہے۔ عبرانی میں اس کا مطلب “تنگیائی/بے پردگی” تھا اور یونانی میں مفہوم وسیع ہو کر “کچھ بے حیائی/ناجائز پن” ہو گیا۔ **Porneía** میں زنا [μοιχεία -

[moicheia] شامل نہیں، کیونکہ بائبل زمانے میں زنا کی سزا موت تھی۔ متی ۵:۳۲ میں یسوع نے دونوں الفاظ ایک ہی جملے میں استعمال کیے، جو اُن کے باہم مختلف ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اس پر زور دینا ضروری ہے کہ اگر موسیٰ نے طلاق کے بارے میں کچھ نہ سکھایا تو اس لیے کہ خدا نے انہیں ایسا سکھانے کا حکم نہ دیا — بالآخر موسیٰ امانت دار تھا اور جو کچھ خدا سے سنا وہی کہہا۔

**sefer keritut** (لفظی معنی: “جدائی/کٹوتی کا نوشتہ” یا “طلاق نامہ”) پوری تورات میں صرف ایک بار آتا ہے — عین استثنا ۱:۲۴-۴ میں۔ یعنی موسیٰ نے کہیں نہیں سکھایا کہ مرد اس نوشتے کو بیویوں کو رخصت کرنے کے لیے استعمال کریں۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ پہلے سے رائج ایک رسم تھی جو مصر کی اسیری کے زمانے سے چلی آ رہی تھی۔ موسیٰ نے صرف اُس چیز کا ذکر کیا جو پہلے کی جاتی تھی، مگر اسے الہی حکم کے طور پر نہیں سکھایا۔ یاد رہے کہ خود موسیٰ تقریباً چالیس برس پہلے مصر میں رہ چکے تھے اور یقیناً اس قسم کے قانونی آلے سے واقف تھے۔

تورات کے باہر، تناخ میں بھی **sefer keritut** فقط دو مرتبہ آتا ہے — دونوں بار استعاراتی طور پر، خدا اور اسرائیل کے باہمی تعلق کے حوالے سے (یرمیاہ ۸:۳؛ یسعیاہ ۱:۵۰)۔

ان دونوں علامتی استعمالات میں کہیں یہ اشارہ نہیں کہ چونکہ خدا نے اسرائیل کو “طلاق نامہ” دیا، لہذا قوم کو دوسرے معبودوں سے جڑنے کی آزادی مل گئی۔ اس کے برعکس، روحانی بے وفائی کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ یعنی **استعارہ میں بھی یہ “طلاق نامہ” عورت کے لیے نئے اتحاد کی اجازت نہیں دیتا۔**

یسوع نے بھی کبھی اس نوشتے کو روحوں کے درمیان جدائی کو قانونی حیثیت دینے کے لیے خدا کی طرف سے منظور شدہ چیز کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ انجیلوں میں یہ دو بار متی میں آتا ہے — اور ایک بار مرقس میں متوازی بیان (مرقس ۱۰:۴) کے ساتھ:

**1. متی ۱۹:۷-۸:** فریسی اس کا ذکر کرتے ہیں اور یسوع جواب دیتے ہیں کہ موسیٰ نے فقط اُن کے دلوں کی سختی کے سبب اس نوشتے کے استعمال کی اجازت دی (**epétrepson**) — یعنی یہ خدا کا حکم نہ تھا۔

**2. متی ۵:۳۱-۳۲:** پہاڑی وعظ میں، جب یسوع فرماتے ہیں:

“کہا گیا تھا: ‘جو کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے وہ اسے طلاق نامہ بھی دے۔’ مگر میں تم سے کہتا ہوں: جو کوئی اپنی بیوی کو **porneia** کے سوا کسی سبب سے طلاق دیتا ہے وہ اُس کو زنا کی مرتکب ٹھہراتا ہے؛ اور جو کوئی طلاق یافتہ عورت سے شادی کرتا ہے وہ زنا کرتا ہے۔”

پس یہ نام نہاد “طلاق نامہ” کبھی کوئی الہی اجازت نہ تھی بلکہ محض وہ چیز تھی جسے موسیٰ نے لوگوں کے دلوں کی سختی کو دیکھتے ہوئے برداشت کیا۔ صحیفے کے کسی حصے میں یہ تعلیم نہیں کہ یہ نوشتہ حاصل کر لینے سے عورت روحانی طور پر آزاد ہو جاتی ہے اور کسی دوسرے مرد سے جڑ سکتی ہے۔ یہ تصور کلام کی بنیاد سے خالی ہے اور ایک افسانہ ہے۔ یسوع کی صاف اور دو ٹوک تعلیم اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے۔